السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی زوجہ سے علیحدگی اختیار کرکے تقریباً عرصہ تین سال سے اپنی زوجہ میں جمیع حاجات مع نان ونفقہ کے بند کردیا اس سبب سے زوجہ مذکورہ سخت تکلیف میں بتلا ہے ۔ اب سوال یہ ہے کہ زوجہ مذکورہ اس حالت میں اپنے نکاح کو شخص مذکور سے فسخ کراسکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العزیزا لحکیم عورت مذکورہ جب عدم اتفاق زوج سے تکلیف میں بتلا ہو اور ضرر پائے اور ناچار ہو کر زوج سے نکاح کو فسخ کرانا چاہے تو ذیل کے فتوے کے موافق کراسکتی ہے ۔ قال اللہ تعالیٰ لَا تُمسِكُوهُنَّ ضِرارًا لِتَعتَدوا" اس آیت کریمہ کے تحت میں امام سیوطی تفسیر الاکلیل ی استنباط میں لکھتے ہیں : فیہ وجوب الامساک بمعروف وتحریم المضارة واستدلال بہ الشافعی علی ان العاجز عن الفقفقۃ یفرق ینہ وبین زوجتہ لان اللہ تعالیٰ خیر بین الثنین لاثالث لہما : الامساک بمعروف والتسریح باحسان 'وہذالیس ممسکا بمعروف قلم یبق الی الفراق

اورحدیث شریف میں ہے : عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الرجل لایجد ما ینفق علیا مراة قال : یفرق بینہما رواہ الدار قطنی ہکذا فی منتقی الاخبار لمجد الدین ابن تیمیہ

اور نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار میں ہے : وفی الباب عن سعید ابن المسیب عن سعید ابن منصور والشافعی وعبد الرزاق

اور بلوغ المرام میں ہے : عن عمر رضی اللہ عنہ قال : انہ کتب الی امراء الاجناد فی رجال غالوا عن نسائہم ان یاخذہم بان ینفقوا او یطلقوا' فان طلقوا بعثوا بنفقۃ ما حسبوا اخرجہ الشافعی والبیہقی باسناد حسن

اور سبل السلام شرح بلوغ المرام میں ہے : انہ دلیل علی انہما عندہ لایسقط النفقد بالمطل فی حق الزوجہ وعلی انہ یحب احد الامرین علی ازواج : الانفاق او اطلاق

اور زاد المعاد فی ہدی خیر العباد للامام ابن قیمؒ میں ہے : صح عن عمر رضی اللہ عنہ انہ کتب الی امر الاجناد فی رجال غابوا عن نسائہم فامرہم بان ینفقوا او یطلقوا بعثوا بنفقۃ ما مضی ولم یخالف عمر رضی اللہ عنہ فی ذلک منہم مخالف۔قال ابن المنذر رحمۃ اللہ ہذہ نفقۃ وجبت بالکتاب والسنۃ والاجماع ولایزول ماوجب بہذہ الحجج الابمثلہا انتہی قولہ ایضاً اسی میں ہے : ان الصحابۃ رضی اللہ عنہم اوجبوا للزوجۃ نفقۃ ما مضیٰ

ان سب عبارت بالا سے یہ بات بخوبی ثابت ہوئی کہ معسر کی بی بی بہ سبب اعسار نان نفقہ وغیرہ کے اپنے نکاح کو فسخ کراسکتی ہے ۔ علی ہذا القیاس بلکہ بدعجہ اولیٰ اس سے موسر کی بیبی بھی ان سب وجوہات سے اپنے نکاح کو فسخ کراسکتی ہے ۔ اس بات کی موید اثر عمر رضی اللہ عنہ موجود ہے، کما لایخفی علی الماہرین

اب رہی یہ بات کہ عورت مذکورہ کس طرح اپنے نکاح کو فسخ کرائے سو جواب اس کا یہ ہے کہ اس عورت کو مناسب ہے کہ اپنے استغاثہ کو مع فتوے کے حاکم وقت یا نائب حاکم کے پاس پیش کرے اور ان کی مرضی کے موافق عمل کرے ،

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص126

محدث فتویٰ